باب: 19

سلمان فارسیؓ

(Salman Farsi rza, 576-656 AD)

Siddiqui Publications

اسلام قبول کرنے سے پہلے سلمانؓ کا نام مابہ تھا۔ فارس یعنی ایران کے شہر اصفہان سے قریب کے ایک گاؤں جس کا نام جیان تھا آپ کی جائے پیدائش ہے۔ والد کا نام یوذ خشان بن مور سلان ہے۔ وہ گاؤں کے سردار مانے جاتے تھے۔ آپ کے والد آپ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ ایک امیر گھر میں پیدا ہوئے تھے لہٰذا آپ کی پرورش بھی اسی ناز و نعم سے ہوئی۔ اسلام سے پہلے آپ مجوسی مذہب سے متعلق تھے۔ فطرتاً مذہبی جوش والے تھے لہٰذا آپ آتش کدہ یا fire temple کی خدمت بھی اسی انہماک سے کیا کرتے تھے۔

آپ کے والد نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے ایک مرتبہ آپ کو جائداد کی دیکھ بھال کے لیے روانہ کیا۔ آپ کو راستہ میں ایک گرجا ملا جس میں اس وقت عبادت جاری تھی۔ آپ گرجا میں داخل ہو گئے اور عبادت کا بہ غور مشاہدہ کرنے لگے۔ آپ ان کی عبادت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ آپ نے عیسائیت کو مزید جاننے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ موقع پا کر آپ ملک شام جانے والے قافلے کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ شام پہنچے اور کئی bishops سے ملاقاتیں کیں۔ ملاقاتوں کا سلسلہ چل ہی رہا تھا کہ آپ عموریہ پہنچے۔ یہاں آپ کی ملاقات ایک نہایت عابد و زاہد بشپ سے ہوئی۔ اس بشپ نے آپ کی بے اطمینانی کو محسوس کر لیا اور آپ سے کہا کہ "میری نظر میں کوئی بشپ ایسا نہیں جس کے پاس جانے کی میں تمھیں ہدایت کروں۔ ہاں البتہ اُس نبی کے ظہور کا انتظار کرو جو عرب کے ریگستان سے اُٹھ کر دینِ ابراہیمی کو جاری کرے گا۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ وہ ہدیہ قبول کرے گا، لیکن صدقہ کو اپنے لیے حرام سمجھے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہو گی۔ اگر تم اس سے مل سکو تو ضرور ملنا"۔

سلمانؓ، عموریہ میں مقیم تھے کہ آپ کو وادی القریٰ کی طرف جانے والا بنو کلب کا ایک قافلہ مل گیا۔ چنانچہ آپ ان کے ساتھ ہو گئے۔ جب وہ لوگ مکہ پہنچے تو اس قافلے والوں نے آپ کے ساتھ زیادتی یہ کی کہ آپ کے پاس موجود سب مال و متاع چھین لیا اور آپ کو ایک یہودی کے ہاتھوں غلام کی حیثیت سے بیچ دیا۔ کچھ عرصہ بعد بنو قریظہ کے ایک شخص نے آپ کو خرید لیا اور اپنے ہمراہ مدینہ لے آیا۔ یہاں آپ کو اچانک ایک

خبر ملی کہ ایک نبوت کا دعویدار مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچا ہے۔ اس خبر نے جیسے آپ کی مراد پوری کر دی۔ چنانچہ موقع نکال کر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبا پہنچے۔ سب سے پہلے آپ نے ہدیہ اور صدقہ سے متعلق تحقیق کی اور مطمئن ہوئے کہ یہ وہی ہستی ہیں جن کی انھیں تلاش ہے۔ خاتم نبوت کی علامت دیکھنے کی خواہش میں جب تیسری بار آپ ؐ کی خدمت میں پہنچے تو منشا معلوم ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک سے چادر ہٹا دی۔ حضرت سلمانؓ نے مہر دیکھی تو فوراً بڑھ کر بوسہ لے لیا۔ پھر اپنی تمام روداد سنائی جسے آنحضرتؐ نے پوری دلچسپی سے سنا۔ اُس وقت حضرت سلمانؓ اُس لازوال دولت کے مالک بن گئے جس کے لیے ایک عرصہ سے سرگرداں تھے۔

سلمانؓ، اپنی غلامی کے سبب، بدر اور اُحد کی جنگوں میں شریک نہ ہو پائے۔ پھر آپ نے آنحضرتؐ کے مشورہ پر اپنے آقا سے مکاتبت (agreement) کی جس کے لیے آپ کو 300 کھجور کے درخت لگانے اور 40 اوقیہ سونے کے ادا کرنے پڑے۔ درخت لگانے میں نہ صرف صحابہؓ کرام نے حصہ لیا بلکہ آنحضرتؐ نے بہ نفسِ نفیس خود بھی شرکت فرمائی۔ سونے کے متعلق سوچا ہی جا رہا تھا کہ ایک شخص ایک سونے کی ڈلی ہاتھ میں لیے پہنچا جس کا وزن ٹھیک 40 اوقیہ تھا۔ اس آزادی کے بعد آپ کی مواخات حضرت ابو درداؓ کے ساتھ ہوئی۔

جنگِ خندق میں سلمانؓ نے نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس معرکہ کی کامیابی میں سلمانؓ کی دی گئی حکمت عملی نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اس غزوہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے فرمایا "۔۔۔ سلمان تو اہلِ بیت میں سے ہے۔۔۔"۔ خندق کے بعد کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا جس میں سلمان فارسیؓ نے رسول کریمؐ کے ساتھ شرکت نہ کی ہو۔ عہدِ فاروقیؓ میں ایران کے مقابل ہونے والی جنگوں میں بھی سلمانؓ کی شرکت رہی۔

سلمان فارسیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا تقرب حاصل تھا۔ اس کی وجہ سے صحابہؓ کرام بھی آپ کا بڑا احترام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضورؐ نے سلمانؓ کے بارے میں فرمایا "۔۔ سلمان علم سے پُر ہے۔۔"۔ آنحضرتؐ نے آپ کو "سلمان الخیر" کا لقب بھی عطا فرمایا۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں آپ مدائن کے گورنر تھے۔ اس کے باوجود آپ کی درویشی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے پاس صرف ایک عبا تھی۔ آپ نے کبھی اپنے لیے پکا گھر نہیں بنایا۔

آپ کا انتقال تقریباً 80 برس کی عمر میں سنہ 35ھ میں ہوا۔

Siddiqui Publications